| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم الله الرحمن الرحيم

صوفی مسعود احمد لاثانی کافر یا مسلمان

قارئین کرام مشہور حنفی فقیہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور و معروف فتاوی کی کتاب ''البحر الرائق'' میں فرماتے ہیں کہ:

لوتزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده ان النبى ﷺ يعلم الغيب

(البحر الرائق، ج۳، ص ۱۵۵، کتاب النکاح)

کسی شخص نے نکاح کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور یہ شخص کافر ہو جائے گا اس لئے کہ اس نے یہ اعتقاد کر لیا کہ نبی ﷺ غیب جانتے ہیں۔

یہاں نبی ﷺ کو عالم الغیب جاننے والے کو صریح طور پر کافر کہا جا رہا ہے اب ذرا لاثانی سرکار کی کتاب کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں:

ان دونوں مثالوں سے نہ صرف حضور ﷺ کے اختیارات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ حضور ﷺ کا علم الغیب بھی ثابت ہوتا ہے۔ (راہنمائے اولیاء مع روحانی نکات، ص ۱۵)

اب صوفی مسعود لاثانی کے مرید خود ہی فیصلہ کر لیں کہ تمہارا یہ پیر کافر ہے یا مسلمان اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے جہنمی ہیں یا جنتی۔۔۔؟؟؟

www.LasaniSarkarFitna.tk

www.Yuotube.com/LasaniSarkaFitna

بسم اللہ الرحمن الرحیم
راھنمائے اولیاء
مع
روحانی نکات
مسعود احمد صدیقی لاثانی سرکار
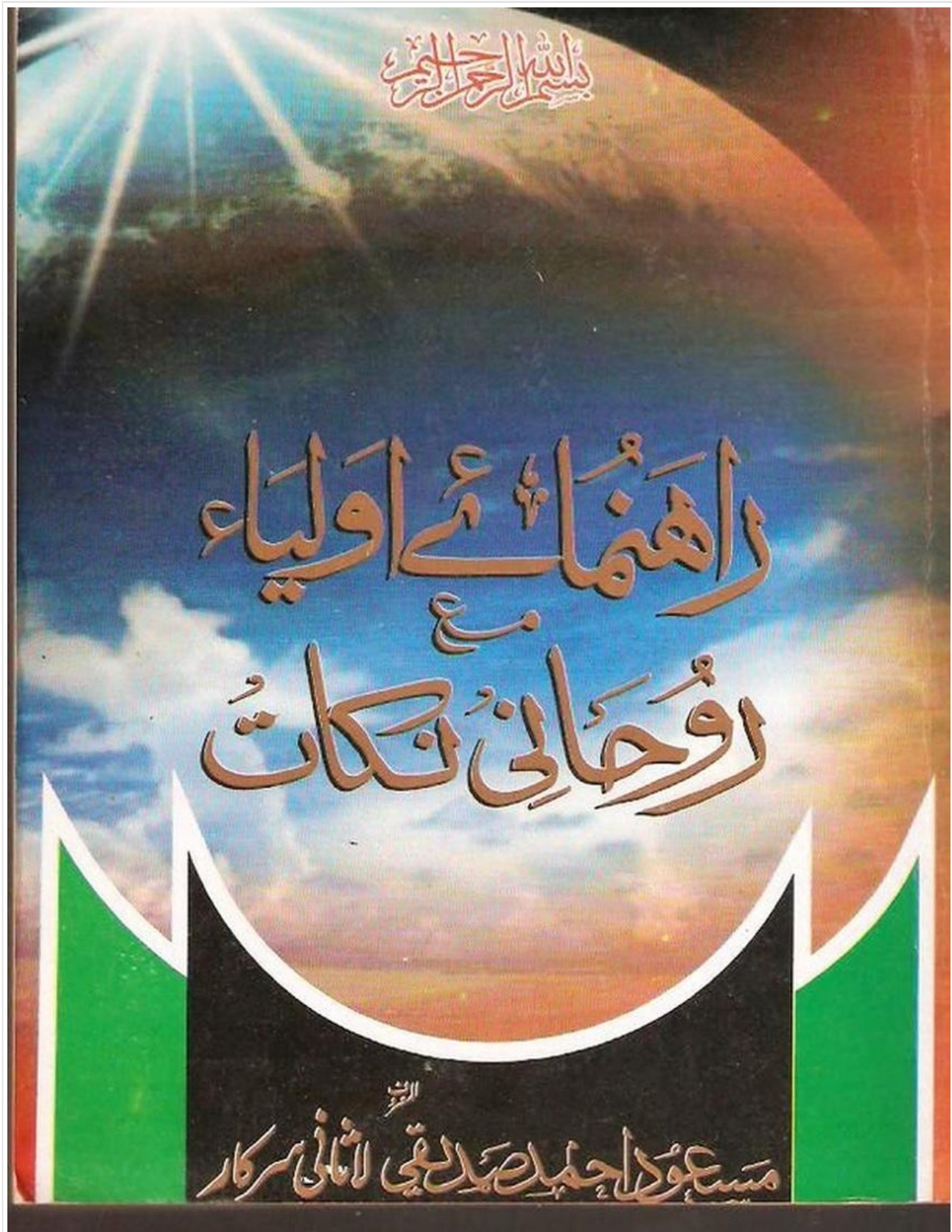
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ساتھ نام اللہ کے جونہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

یسئلہ من فی السمٰوات والارض کل یوم ھو فی شان

آسمانوں اور زمین والے سب (اپنی حاجتیں) اسی سے مانگتے ہیں (اور اس کی کبریائی کا یہ عالم ہے کہ) وہ ہر روز (ہر لحہ) ایک نئی شان سے تجلی فرماتا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ! آپ پر صلوٰۃ وسلام

راہنمائے اولیاء مع روحانی نکات

مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: راہنمائے اولیاء مع روحانی نکات

مصنف: مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار

اشاعت اوّل: جولائی 2004ء

اشاعت نہم: جولائی 2009ء

تعداد اشاعت: ایک ہزار

ہدیہ: 150 روپے

ناشر: لاثانی انقلاب پبلیکیشنز 39/4 غلام رسول نگر فیصل آباد
Web:www.lasanisarkar.org
041-559128-720352

اشاکسٹ: نیو: سدرہ پبلی ہاؤس ویلفیئر مارکیٹ، اردو بازار لاہور
محمد فیاض نقشبندی 0300-9461724, 0302-8650352

پرنٹر: دانیال راجہ پرنٹرز بندروڈ لاہور فون: 042-7141437,39

اگر ساری دنیا کسی کے ہاتھ میں ہو اور وہ الحمد للہ کہے تو یہ کہنا اس سے افضل ہے (حدیث) 15

جبکہ میں چاہتا ہوں کہ جو یاد کروں وہ نہ بھولوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابو ہریرہ اپنا کپڑا بچھاؤ، حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنا کپڑا بچھایا اور حضور ﷺ نے ہاتھ کے اشارہ سے اس کپڑے میں کچھ عطا فرمایا۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے اس کپڑے کو اپنے جسم سے لپٹایا اور وہ فیض حاصل کیا۔ دیکھئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے بچھائے ہوئے کپڑے میں حضور ﷺ کا عطا فرمانا جبکہ ظاہری طور پر تو کپڑا خالی ہی رہا لیکن صحابہؓ کا عقیدہ تھا کہ حضور عطا فرمانے والے اور سخی لجپال ہیں اور آپ کا اشارہ ہی فرما دینا کتنا بڑا کرم ہے۔

اسی طرح ایک اندھے صحابیؓ نے حضور ﷺ سے آنکھوں کی بینائی کے لئے عرض کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اندھے ہونے پر صبر کرو اللہ تعالیٰ جنت عطا فرمائے گا۔ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ﷺ آپ نے جنت تو عطا کر ہی دی ہے، بینائی بھی عطا فرما دیں۔ یوں وہ نہ صرف بینا ہوئے (آنکھیں صحیح ہو گئیں) بلکہ جنت کی بھی بشارت مل گئی۔ رحمۃ اللعالمین، لج پال ﷺ کے عطا فرمانے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں اور آپ اسی طرح ہمیشہ عطا فرماتے رہیں گے کہ اللہ نے آپ کو تقسیم کرنے والا بنایا ہے۔

ان دونوں مثالوں سے نہ صرف حضور ﷺ کے اختیارات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ حضور ﷺ کا علم الغیب بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ باطنی علوم کے امین ہیں اور یہ اختیارات اور علوم جہاں دیگر صحابہ کو عطا فرمائے وہاں تمام کے تمام اختیارات خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میرے سینہ میں جو کچھ تھا وہ میں نے سیدنا صدیق اکبرؓ کے سینہ میں انڈیل دیا۔

میری باتوں کو سن کر ان چار میں سے تین افراد کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ بیعت ہو کر روحانی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ کے اس فقیر کے وسیلہ سے پچاس ہزار سے زائد غیر مسلمین اور روحانی فیض کو تسلیم نہ کرنے والے راہ حق دیکھنے کے بعد صراط المستقیم پر گامزن ہیں اور یہ سب اللہ و رسول ﷺ کا ہی کرم و عطا ہے۔

العين في الحال عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابنى العاقدين وصح تزوج مسلم ذمية عند ذميين ومن أمر رجلاً

وتزوجها لم تطلق لأنه حين خطبها حنث لوجود الشرط فحين تزوجها تزوجها واليمين غير باقية اهـ. ومنها ما في الخلاصة: لو قال صرت لي أو صرت لك فإنه نكاح عند القبول وقد قيل بخلافه اهـ. ومنها ما في التتارخانية: لو قال لها يا عروسي فقالت لبيك انعقد لكن في الصيرفية أنه خلاف ظاهر الرواية. ومنها بالسمع والطاعة لو قال زوجي نفسك مني فقال بالسمع والطاعة فهو نكاح كما في الخلاصة. ومنها ما في الذخيرة: لو قال ثبت حقي في منافع بضعك بألف فقالت نعم صح النكاح اهـ. والجواب أن العبرة في العقود للمعاني حتى في النكاح كما صرحوا به وهذه الألفاظ تؤدي معنى النكاح وهذا مما ظهر لي من فضله تعالى.

قوله: (عند حرين أو حر وحرتين عاقلين بالغين مسلمين ولو فاسقين أو محدودين أو أعميين أو ابني العاقدين) متعلق بـ«ينعقد» بيان للشرط الخاص به وهو الإشهاد فلم يصح بغير شهود لحديث الترمذي «البغايا اللاتي ينكحن أنفسهن من غير بينة» (١) ولما رواه محمد بن الحسن مرفوعاً «لا نكاح إلا بشهود» فكان شرطاً ولذا قال في مآل الفتاوى: لو تزوج بغير شهود ثم أخبر الشهود على وجه الخبر لا يجوز إلا أن يجدد عقداً بحضرتهم اهـ. وفي الخانية والخلاصة: لو تزوج بشهادة الله ورسوله لا ينعقد ويكفر لاعتقاده أن النبي يعلم الغيب. وصرح في المبسوط بأن النبي ﷺ كان مخصوصاً بالنكاح بغير شهود ولا يشترط الإعلان مع

قوله: (والجواب أن العبرة في العقود للمعاني الخ) يعني أن المصنف أراد لفظ النكاح والتزويج وما يؤدي معناهما. قال في النهر: وفيه ما لا يخفى قول المصنف: **(أو محدودين)** أي في قذف. وقيده في النهر بقوله «وقد تابا» قال: وهذا القيد لا بد منه وإلا لزم التكرار وفيه نظر، أما أولاً فلأن قوله «لا بد من هذا القيد» ممنوع لأن المقصود من إطلاق المصنف الإشارة إلى خلاف الشافعي في الفاسق المظهر والمحدود قبل التوبة، وأما المستور والمحدود بعد التوبة فلا خلاف له فيهما كما في شرح المجمع والحقائق، فظهر أن قوله «لا بد من القيد» فرية بلا مرية بل لا بد من اعتبار عدمه ومن ثم قال في البرهان: أو محدودين في قذف غير تائبين. وأما ثانياً فلأن قوله «وإلا لزم التكرار» ممنوع أيضاً لأن المحدود في القذف أخص مطلقاً من الفاسقين ولم يقل أحد إن ذكر الخاص بعد العام تكرار كيف وهو واقع في كلام الله تعالى الذي هو في غاية الإعجاز على أنه قد صرح في الحواشي السعدية من كتاب الإكراه بأنه إذا قوبل الخاص بالعام يراد بالعام ما عدا الخاص. هذا ولا يخفى أن في عبارة المصنف عطف الخاص على العام بـ«أو» وهو مما تفردت به الواو و«حتى» كما في المغني حموي قال

---

(١) رواه الترمذي في كتاب النكاح باب ١٥.

Sufi Masood Lasani Sarkar Kafir ya Musalman ?

DOWNLOAD

Right Click and Select "Save Target As